Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۹۴۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۳۰ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۱۹ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ ہجرت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے، آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۹ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

حالت کل صبح سے بہت نازک ہے ۔ سانس جھٹکوں سے آتا ہے ۔ یرقان بہت زیادہ ہو گیا ہے ۔ بہت زیادہ تشویش ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس او قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

اپر گھانا کی احمدی جماعتوں کی نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد

احبابِ جماعت کی طرف سے اپنے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے چالیس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ کی گرانقدر مالی قربانی

گھانا (مغربی افریقہ) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اپر گھانا کی احمدی جماعتوں کی ریجنل کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی ۔ علاقہ کی احمدی جماعتیں کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئیں ۔ اِس موقعہ پر احبابِ جماعت نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ۸۶ ہزار سڈی یعنی قریباً چالیس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ کی گرانقدر رقم مالی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، الحمد للہ

اِس سلسلے میں گھانا کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب نے جو تار ارسال فرمائی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"اپر گھانا کی احمدی جماعتوں کی ریجنل کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ واٹنے کے مقام پر منعقد ہوئی جو اپر ریجن میں ہماری جماعت کا مرکز ہے ۔ علاقہ کے احمدی احباب ذوق و شوق کے ساتھ بکثرت اس میں شامل ہوئے اور انہوں نے جملہ مقررین کی مختلف اہم دینی موضوعات پر تقاریر کو بڑی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سُنا ۔ حسبِ سابق امسال بھی اس مبارک تقریب پر احبابِ جماعت نے اپنے علاقہ میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے کم و بیش ۸۶ ہزار سڈی یعنی چالیس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ کی گرانقدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، الحمد للہ ۔ واٹنے کے مقام پر حال ہی میں جماعت کو دار التبلیغ کی عظیم الشان عمارت تعمیر کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی ہے ۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کے انعقاد کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے ، اِس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور گھانا میں اسلام کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے ۔ آمین"

(مرسلہ وکالتِ تبشیر ربوہ)

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ)

عزیزم مبشر احمد سلمہٗ کا اپریشن تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے مگر اس قسم کے اپریشن کے بعد پیچیدگیوں کا احتمال ہوتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت بہت فکرمند ہے ۔ خاکسار احبابِ جماعت و بزرگان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ دعائیں خاص طور پر فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ عزیز مبشر احمد کو ہر قسم کی پیچیدگیوں اور خامیوں سے اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھے اور اصل بیماری کو بھی اپنے خاص فضل سے دُور فرما کر کامل و عاجل صحت والی نیک زندگی عطا فرمائے ۔ آمین اللھم آمین

خاکسار
مرزا منور احمد

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر ہجرت ۱۳۵۶ہش
۱۹ر مئی ۱۹۷۷ء

ایمان کو ضائع کرنے والی دو نہایت خطرناک برائیاں

اسلام امن اور صلح و آشتی کا مذہب ہے اسی لئے اس میں ظلم اور فساد سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے اور ظالموں اور فسادیوں کو بہت عبرتناک انجام سے ڈرا کر ان پر واضح کیا گیا ہے کہ انہیں اس دنیا میں بھی فلاح نصیب نہ ہوگی اور آخرت میں بھی انہیں اپنی امن کش سرگرمیوں کی عبرتناک سزا بھگتنی پڑے گی۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ظالموں کے متعلق فرماتا ہے:۔

(۱) "وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ" (البقرہ آیت ۲۵۹)
یعنی اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

(۲) "بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ" (لقمٰن آیت ۱۲)
یعنی حق یہ ہے کہ ظالم کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

(۳) "وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ" (آل عمران آیت ۵۸)
اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

(۴) "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ" (ھود۔ آیت ۱۹)
سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۵) "فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ" (المومنون۔ آیت ۴۲)
یعنی ظالم لوگوں کے لئے خدا کی رحمت سے دوری ہے۔

(۶) "اَلَا اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِىْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ" (الشوریٰ آیت ۴۶)
یعنی کان کھول کر سن لو ہر ظالم لوگ ایک قائم رہنے والے عذاب میں ہوں گے)

اور پھر قائم رہنے والے عذاب کی کیفیت بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا" (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ: ہم نے یقیناً ظالموں کے لئے ایک آگ تیار کی ہے جس کی چاردیواری انہیں گھیر لے گی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا اور چہروں کو جھلس دے گا۔ وہ بہت بری پینے کی چیز ہوگی اور وہ (آگ) برا ٹھکانہ ہے۔

ظلم کی اس درجہ مضرت اور اس کے انتہائی دردناک انجام کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا کہ قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکیں گے جو صحیح معنوں میں مومن ہوں گے اور ان کا دامن ظلم سے پاک ہوگا ورنہ ظلم کا ارتکاب کرنے کی صورت میں فائدہ اٹھانا اور نفع کمانا تو کجا ان کا خسارہ بڑھتا ہی چلا جائے گا چنانچہ فرمایا:۔

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا" (بنی اسرائیل آیت ۸۳)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے آہستہ آہستہ وہ تعلیم اتار رہے ہیں جو (حقیقی) مومنوں کیلئے شفاء اور رحمت کا موجب ہے اور ظالموں کو یہ خسارا ہی بڑھاتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور پھر اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کرتے یعنی ہر طور ظلم سے مجتنب رہتے ہیں وہی اصل ہدایت یافتہ ہوتے ہیں ورنہ جو ایمان لانے کے باوجود ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں وہ فی الاصل ہدایت یافتہ ہوتے ہی نہیں اور ان کے لئے اس امر کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی کہ وہ کبھی امن میں رہ سکیں۔ وہ ظلم کی راہ اختیار کرکے دوسروں کے امن کو برباد کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے امن کو برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ" (الانعام آیت [illegible])

ترجمہ: جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور (پھر) اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کرتے انہی کیلئے امن (مقدر ہوتا) ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایمان اور ظلم کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ جو ایمان کے دعویدار ہونے کے باوجود ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں وہ عند اللہ مومن شمار ہی نہیں ہوتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ظلم کی مضرت اور دردناک انجام کو قرآن مجید میں بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس ضمن میں ہم نے سطور بالا میں صرف چند آیات درج کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے ورنہ اس مضمون کی آیات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ظلم کی مضرت اور اس کے دردناک انجام کی طرف بڑے تشدد سے توجہ دلائی ہے۔

ظلم میں جب وسعت پیدا ہوتی ہے اور بعض لوگ وسیع پیمانہ پر ظلم روا رکھنے کو اپنا وطیرہ بنا لیتے ہیں تو پھر وہ فساد فی الارض کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کے نتیجہ میں پورے معاشرہ میں امن مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فساد فی الارض کی بھی پرزور مذمت کرکے اس کے برے انجام سے بار بار خبردار فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فساد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

(۱) "وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا" (الاعراف آیت ۸۶) یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ (۲) "وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ" (الاعراف آیت ۷۵) یعنی زمین میں جان بوجھ کر فساد مت کرو۔ (۳) "وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ" (الاعراف آیت ۱۴۳) یعنی فساد کرنے والوں کا راستہ اختیار نہ کرو۔ (۴) "وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ" (القصص آیت ۷۸) اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو۔ (۵) "اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ" (الاعراف آیت ۷۸) یعنی اللہ یقیناً مفسدوں کو پسند نہیں کرتا (۶) "اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ" (یونس آیت ۸۲) یعنی اللہ مفسدین کی کارروائیوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اور پھر مفسدوں کے ہتھکنڈوں اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی بدامنی اور لاقانونیت کا نیز ایسے امن کش لوگوں کے برے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝" (البقرہ آیات ۲۰۵ تا ۲۰۷)

ترجمہ: اور بعض آدمی ایسے (بھی ہوتے) ہیں جن کی باتیں (اس) دنیا کی زندگی کے متعلق تجھے (بہت) پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں اور وہ (بات کرتے وقت) اللہ کو اس (اخلاص) پر جو اس کے دل میں ہے گواہ ٹھہراتے جاتے ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) سب جھگڑالوؤں سے زیادہ جھگڑالو ہوتے ہیں۔ اور جب وہ تیرے پاس سے لوٹتے ہیں تو ملک میں فساد برپا کرنے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے سارے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو اپنی عزت کی پیچ انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے پس اس قسم کے لوگوں کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانہ ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ ظلم اور فساد فی الارض ایسے خطرناک گناہ ہیں جن سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور ان گناہوں کے مرتکب خدا تعالیٰ کی درگاہ سے دھتکار دیئے جاتے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں گناہوں سے بچنے کی بار بار اور بہ تکرار تلقین فرمائی ہے۔ اور ان کی مضرتوں اور دردناک انجام سے قرآن مجید میں جگہ جگہ خبردار فرمایا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ظلم کی راہ سے لوگوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جائے یا ظلم میں وسعت پیدا کرکے فساد فی الارض کے ذریعہ معاشرہ کے امن کو تہ و بالا کیا جائے اور اس طرح شیطان کو کھل کھیلنے کا موقع ملے اور وہ لوگوں کے درمیان دشمنی کا بیج بو کر اور انہیں اخلاق باختہ بنا کر انہیں نیکی تقویٰ اور امن و سلامتی کے راستہ سے دور پھینک دے اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بجائے اس کے عتاب اور غضب کے مورد بنیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتح شام

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

بطحائے مکہ سے بلند ہونے والی آوازِ توحید پر فدا ہو جانے والے اوّلین فدائیوں میں حضرت سعد بن ابی وقاص فاتح شام بھی شامل تھے۔ آپؓ جہالت کے شب تاریک ختم ہونے سے ۱۷ سترہ برس قبل یعنی ۵۹۳ء میں پیدا ہوئے بعض روایات سے آپ کا سنِ پیدائش ۵۹۱ء ثابت ہوتا ہے۔ (استدلال از صحیح بخاری و اسد الغابہ تذکرتان سعد) آپ کی پیدائش پر آپ کے والد نے آپ کا نام سعد رکھا۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔

سعد بن مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہر بن کلاب بن مُرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن النضر بن کنانہ القرشی الزہری (الریاض النضرۃ فی مناقب عشرہ مبشرہ)

آپ کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں (طبقات کبیر جزو ثالث تذکرہ سعد)

بچپن:۔

حضرت سعد بچپن سے ہی تیر اندازی اور گھوڑ سواری کے دلدادہ تھے۔ یہ شوق حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد اور بھی بڑھ گیا۔ آپ کے حالاتِ زندگی اِس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ آپ بچپن میں نہایت بہادر، فنونِ حرب کے ماہر اور حد درجہ شریف الطبع تھے۔

آنحضورؐ سے رشتہ داری:۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال میں سے تھے اور رشتہ میں آنحضورؐ کے ماموں تھے جس کا آنحضورؐ نے متعدد مرتبہ بڑے فخریہ انداز میں ذکر بھی فرمایا تھا۔ (اسد الغابہ جلد ۲، تذکرہ سعد)

قبول اسلام:۔

سترہ یا انیس برس کی عمر میں عنفوانِ شباب میں ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور بعض روایتوں کے مطابق تیسرے، بعض کے مطابق ساتویں اور ایک روایت کے مطابق ساتویں یا پانچویں مسلمان تھے۔ اِس بحث سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ آپؓ ظہورِ اسلام کے پہلے دن ہی مسلمان ہوئے اور آزاد و بالغ مردوں میں سے تیسرے مسلمان کہلائے (بخاری و اسد الغابہ)

ہجرت:۔

حضرت سعدؓ اسلام لانے کے بعد مسلسل تیرہ ۱۳ برس تک مظالمِ کفار بڑی جوانمردی سے سہتے رہنے کے بعد ارشادِ نبویؐ کی تعمیل میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر مکّہ سے مدینہ ہجرت کر گئے اور اوّل المہاجرین میں شامل ہوئے۔ مدینہ میں پہلے تو آپ اپنے سگے بھائی عتبہ کے گھر ٹھہرے اور بعد میں آپ کی مواخات حضرت سعدؓ بن معاذ سے ہوگئی (الطبقات الکبریٰ جزو ۳، تذکرہ سعد)

حضرت سعدؓ نے ہجرت کر کے محض گھر بار ہی ترک نہیں کیا بلکہ اپنے وطن مکّہ میں دوبارہ آباد ہونے کا خیال ہی دل و دماغ سے نکال کر عظیم جذباتی قربانی بھی دی اور اسی خلوص کے نتیجہ میں آنحضورؐ کی آپ کے حق میں دعائیں قبول ہوئیں اور آپ نے اپنی طویل عمر کے آخری سانس تک مہاجر رہنے کی سعادت پائی۔

کارنامے

۱۔ پہلے غازی اور تیر انداز:۔

حضرت سعدؓ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں مکّہ کی نواحی گھاٹی میں اونٹ کے کولہے کی ہڈی سے ایک کافر کا سر پھوڑ کر راہِ خدا میں پہلے غازی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (اسد الغابہ تذکرہ سعد) اور آپ ہی وہ خوش قسمت ہیں جنہیں حجاز کے ساحلی علاقہ میں کفار کے ایک گروہ کی طرف ایک تیر پھینکنے پر تاریخ اسلام نے خدا کی راہ میں پہلے تیر انداز کی حیثیت سے زندہ جاوید کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب، مناقب سعد)

۲۔ جنگ بدر:۔

جنگ بدر میں آپ بنفسِ نفیس شامل ہو کر گھوڑ سوار کی طرح لڑتے رہے اور اَن گنت کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اسی روز سعید بن عاص کے خون میں آپ کی تلوار نے غوطہ لگایا اور جنگ کے بعد آپ نے سعید بن عاص کی تلوار لینی چاہی تو آنحضورؐ کے منع فرمانے پر ارشادِ خداوندی نازل ہوا "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ الانفال)

(اسد الغابہ جلد ۲ - تذکرہ سعد) اس پر حضورؐ نے وہ تلوار آپ کو عطا کر دی۔

۳۔ جنگ اُحد

جنگِ اُحد میں آپ دوسرے صحابہؓ کے شانہ بشانہ دشمن سے برسرِ پیکار رہے اور اسی روز فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تیر چلانے کا ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا — "آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں!" (صحیح بخاری) آپ نے اس دن ایک ہزار سے زائد تیر دشمن پر پھینکے جن میں ایک وہ بغیر پھل والا تیر بھی تھا جو آپ نے حضورؐ کے حکم پر ایک مشرک پر اس ہوشیاری سے پھینکا کہ وہ برہنہ ہو کر گر پڑا۔ جس پر حضورؐ مسکرا دیئے۔ اور اُن تیروں میں وہ تیر بھی شامل تھا جس نے طلحہ بن طلیحہ کے حلق میں اُتر کر اُسے داخلِ سقر کیا۔ (طبقات کبیر)

حضرت سعدؓ جنگ خندق، تبوک، حنین، فتح مکّہ اور دوسرے تمام معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں آپ نے سنہری کارنامے سرانجام دیئے۔ (اسد الغابہ جلد ۲، تذکرہ سعد)

۴۔ جنگ قادسیہ:۔

۱۴ سنہ ہجری میں حضرت عمرؓ نے آپ کی قیادت میں ایران کی مہم کے لئے ایک لشکر بھیجا، جس نے ۱۶ سنہ ہجری کے وسط میں ایرانیوں سے قادسیہ کے مقام پر سخت جنگ کی اور خدا کے فضل سے فتح پا کر ایرانی حکومت کے متعلق آنحضورؐ کی پیشگوئی پوری ہونے کے لئے راہ ہموار کر دی۔ (تاریخ الامم والملوک جزو ثالث)

فتح مدائن:۔

جنگِ قادسیہ کے بعد آپ نے بغداد سے بیس ۲۰ میل جنوب کی جانب واقع مدائن کا رخ کیا۔ چنانچہ ایرانی دریائے دجلہ کے ورلے کنارے ایک سال تک محصور رہے پھر شکست کھا کر مدائن بھاگ گئے اور دجلہ کا پُل جلا گئے۔ اُس وقت آپ نے بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی فوج کے ہمراہ اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور دریا پار کر کے معمولی جھڑپ کے بعد یہ آیات پڑھتے ہوئے مدائن میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہو گئے:۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

(سورۃ الدخان آیت ۲۶ تا ۲۹)

یعنی — انہوں نے اپنے پیچھے بہت سے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور بڑے آرام دہ مقام اور ایسی رہائش والی جگہیں جن میں خوب خوش رہا کرتے تھے چھوڑیں۔ اسی طرح ہوا اور ہم نے ان سب چیزوں کا وارث ایک اور قوم کو بنا دیا۔

اس کے بعد آپ کسریٰ کے تخت پر چڑھے اور ایک رُوح پرور خطبہ میں اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی یاد دلائی جو پوری ہو رہی تھی — (تاریخ الامم والملوک جزو ثالث)

فتح جلولاء:۔

ایرانی مدائن سے جلولاء بھاگ گئے تھے اور حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کے ارشاد کے مطابق بارہ ۱۲ ہزار کا ایک لشکر قعقاع کی قیادت میں جلولاء روانہ کر دیا، چنانچہ جلولاء کے قریب تاریخ کی ہولناک ترین جنگ کے بعد ایرانی شہر میں محصور ہو گئے جن سے مزید معمولی جنگ کے بعد مسلمان اس شہر پر بھی قابض ہو گئے، بعدہٗ اس لشکر نے آپکی قیادت میں خانقین اور حلوان میں لوائے اسلام لہرایا۔ (تاریخ الامم والملوک جزو ثالث)

امارت اور تعمیر کوفہ

فتح جلولاء کے ساتھ ہی حضرت سعدؓ ایران کے مفتوحہ علاقوں پر گورنر مقرر ہو گئے جس کے معاً بعد آپ نے حضرت عمرؓ کے ارشاد پر بابل کے کھنڈرات کے قریب "کوفہ" کے نام سے اسلامی مرکزِ حکومت قائم فرمایا جس میں عظیم الشان مسجد کے علاوہ حکومت کے مختلف دفاتر بھی تعمیر کئے اور ایک لاکھ سے زائد فوجیوں کی رہائش کا بہترین انتظام کر کے اُسے چھاؤنی بھی بنا دیا — حضرت سعدؓ نے امارت کی ذمہ داری اس عمدگی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبی سے نباہی کہ اس سے متاثر ہو کر بڑے بوڑھے روٴسا مسلمان ہو گئے۔ لیکن ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ نے آپ کو بعض مصالح کے پیشِ نظر واپس بلا لیا تاہم اپنی وفات کے وقت اپنے جانشین کو ان سے ہر صورت میں کام لیتے رہنے کی نصیحت فرمائی جس کی تعمیل میں حضرت عثمانؓ نے انہیں ۲۵ھ میں دوبارہ والئ کوفہ مقرر فرمایا لیکن کچھ عرصہ بعد مہتمم مال سے اختلاف کی بناء پر پھر حکومت سے علیحدہ کر دیا ——
(تاریخ الامم والملوک جزو ثالث)

ایامِ خانہ جنگی:۔

مسلمانوں میں کشیدگی بڑھ جانے پر حضرت سعدؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں تخلیہ اختیار کر لیا اور خیر آباد زمین خرید کر زراعت کا مشغلہ اختیار کر لیا۔ اس دوران آپ کے بیٹے عمر اور آپ کے بھتیجے ہاشم کے علاوہ معاویہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور محمد بن مسلمہ نے بھی آپ کو حضرت عثمانؓ کے خونبہا کے مطالبہ کے لئے ابھارنے کی کوشش کی مگر آپ نے انہیں دوٹوک جواب دے دیا اور اپنے گھر میں کہہ دیا کہ جب تک مسلمان ایک ہاتھ پر اکٹھے نہ ہو جائیں مجھے ان کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی جائے ——
(اسد الغابہ والاستیعاب تذکرہ سعدؓ)

وفات:۔

آپ اسلام کی قابلِ قدر خدمات سرانجام دے کر زندگی کے آخری ایام بمقام "عقیق" "قصر سعد" میں گزار رہے تھے کہ آپ کے قویٰ مضمحل ہو گئے اور بینائی جاتی رہی۔ بالآخر ۵۵ھ میں پچاسی برس کی عمر میں عشرہ مبشرہ میں شمار ہو کر اور مہاجرین میں سے سب سے زیادہ فیض رسانی کر کے آپ کا طائرِ روح باغِ رضوان کے اشتیاق میں قفسِ عنصری سے ہمیشہ کے لئے پرواز کر گیا (طبقات کبیر جزو ثالث تذکرہ سعد)

تکفین و تدفین:۔

آپ اپنی وصیت کے مطابق اس جبّہ میں کفنائے گئے جسے انہوں نے جنگِ بدر کے روز پہن رکھا تھا۔ اس کے بعد لوگ آپ کا جنازہ اپنے کندھوں پر عقیق سے مدینہ لائے جہاں عوام کے علاوہ ازواج مطہرات نے بھی مروان بن الحکم کے پیچھے آپ کی نماز جنازہ ادا کی جس کے بعد آپ کو جنت البقیع میں سپردِ خاک کر دیا۔ (اسد الغابہ جلد ۲ تذکرہ سعدؓ)

حلیہ مبارک اور لباس:۔

حضرت سعدؓ کوتاہ قامت فربہ جسم تھے۔ آپ کا رنگ گندمی، ناک چپٹی، سر بڑا اور ہاتھوں کی انگلیاں موٹی اور مضبوط تھیں۔ آپ اپنے گھنے بالوں پر سیاہ خضاب لگاتے تھے اور عام طور پر خز کا لباس پہنتے تھے ——
(المعارف لابن قتیبہ صـ۲۴۳)

ازواج و اولاد:۔

آپ کی کل بارہ ازواج تھیں جن سے چھتیس ۳۶ بچے پیدا ہوئے۔ ان میں سے اٹھارہ لڑکے اور اٹھارہ ہی لڑکیاں تھیں ——
(طبقاتِ کبیر جزو ثالث)

سیرت:۔

حضرت سعدؓ نے دنیا کے آرام و آسائش ترک کر کے آستانۂ رسولؐ پر جبینِ نیاز خم کی تو آپ کی تمام صلاحیتیں اسلامی تعلیم کے ڈھانچہ میں اس طرح ڈھل گئیں کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی مژدۂ جنت سن لیا۔ آپ کی سیرت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

آپ آنحضورؐ کے نشۂ عشق میں ہر وقت مخمور رہتے۔ جو اس رات کے واقعہ سے ثابت ہے جب آنحضورؐ حضرت عائشہؓ سے یہ فرما ہی رہے تھے "اے کاش! آج رات میرے اصحاب میں سے کوئی میری حفاظت کرتا" کہ حضرت سعدؓ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ "خیال آیا تھا کہ چلو آج رات رسول اللہ کی حفاظت ہی کریں"۔
(صحیح مسلم، مناسب سعد)

اور یہ بھی آپ کے عشقِ رسولؐ کا روشن ثبوت ہے کہ آپ اپنے سگے بھائی عتبہ کے خون کے پیاسے محض اس وجہ سے تھے کہ اس نے جنگِ بدر میں آنحضورؐ کا چہرہ مبارک زخمی کیا کیا تھا —— یہی وہ عشق تھا جس کی بدولت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری سانس تک آپ سے راضی رہے اور شفقت و محبت کا سلوک فرماتے رہے —— (سیرۃ النبی لابن ہشام جلد ۲ صـ۲۵، اسد الغابہ جلد ۲ تذکرہ سعد)

احترامِ قرآن:۔

آپ کا دل و دماغ محبت و احترامِ قرآن سے سرشار تھا۔ آپ اس کے احترام کے تمام تقاضے کما حقہ پورے کرتے۔ ایک دفعہ اپنے بیٹے مصعب کو تلاوتِ قرآن کے دوران زیرِ ناف کھجلی کرتے دیکھ کر وضوء کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (موطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ)

انفاق فی سبیل اللہ اور استغناء

حضرت سعدؓ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے میں بڑے فراخدل تھے۔ آپ وقتاً فوقتاً زرِ کثیر اس راہ میں دیتے رہتے۔ مکہ میں آپ کی بیماری کے دوران آنحضورؐ عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے اپنی جائیداد کا دو تہائی حصہ وقف کرنے کی اجازت چاہی جسے حضورؐ نے نامناسب سمجھا اور فرمایا تیسرا حصہ کافی ہے۔ طبقاتِ کبیر جزو ۳ تذکرہ سعد)

اس کے علاوہ آپ نے اپنی وفات سے قبل پانچ ہزار درہم زکوٰۃ بھی امیرِ وقت کے پاس جمع کروائی۔ اگرچہ آپ بڑے مالدار تھے اور خدا کی راہ میں کھلے دل سے اپنا مال خرچ کرتے رہتے تھے مگر درویشی اور سادگی کی جو تعلیم معلمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی کبھی نہ بھلائی۔ ایک دفعہ آپ اونٹ چرا رہے تھے کہ آپ کے بیٹے نے اسے برا محسوس کیا تو اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:۔

"چپ رہو! میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے کہ اللہ مستغنی سے محبت رکھتا ہے"
(اسد الغابہ جلد ۲ تذکرہ سعد)

اطاعتِ رسولؐ:۔

حضرت سعدؓ اپنے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے میں کوشاں رہتے اور ارشاداتِ رسولؐ کی خلاف ورزی ایک سنگین جرم تصور فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک غلام کو مدینہ میں شکار کھیلتے دیکھا تو اس کے ہتھیار اور کپڑے چھین کر فرمانے لگے:۔

"ارشادِ نبویؐ کی خلاف ورزی کرنے والے کی یہی سزا ہونی چاہیئے"
(ابوداؤد کتاب المناسک)

اطاعتِ رسولؐ کی طرح اطاعت امیر بھی آپ کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب کوفہ میں امراء سے صلاح مشورہ کے لئے بنائی گئی ایک ڈیوڑھی خلیفۂ وقت کے ارشاد سے نذرِ آتش کی گئی تو آپ خاموشی سے کھڑے رہے۔

مصائب پر صبر:۔

آپ نے اسلام کی خاطر مصائب کے شدید طوفانوں کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ ابتدائی زمانۂ اسلام میں والدہ کی طرف سے جذباتی ابتلاء برداشت کیا۔ اور اسی موقع پر اطاعتِ والدین کا یہ حکم نازل ہوا:۔

اِنْ جَاهَدٰكَ اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا (سورہ لقمان)
(صحیح مسلم مناقب سعدؓ)

اس کے بعد تنگیوں کا ایک ایسا وقت بھی آیا جب آپ سوکھے چمڑے اور کیکر کے پتوں سے پیٹ بھرتے رہے لیکن یہ مصائب آپ کے صحنِ سینہ میں فروزاں شمعِ ایمان بجھانے میں ناکام رہے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب)

استجابتِ دعا:۔

آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل استجابتِ دعا کے ارفع مقام پر فائز تھے جس کی شہادت اسامہ بن قتادہ نے دی اور اسی وجہ سے صحابہؓ آپ کی بددعا سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔
(الریاض النضرۃ۔ مناقب عشرہ مبشرہ)

الغرض حضرت سعدؓ نہایت منکسر المزاج، عادل، نڈر، فنونِ حرب کے ماہر، عبادت گزار اور حقیقی مومن تھے۔ صحابہؓ آپ کو ایک محترم بزرگ سمجھتے اور نہایت ادب سے پیش آتے اور بعض روایات میں آپ کو اتنا معتبر اور ثقہ سمجھتے کہ کہتے:۔

"اگر سعدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت بیان کریں تو اس کی تصدیق کی ضرورت نہیں"
(صحیح بخاری۔ کتاب الوضوء)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حضرت سعدؓ کی طرح صبر و ثبات اور استقلال سے جادۂ ایمان پر گامزن رکھے، حضرت سعدؓ جیسی بے لوث عظیم قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے، اپنے پیارے امام کے حضور ویسے ہی جبینِ نیاز خم کرنے کی توفیق دے جیسا کہ حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے کی۔ آمین ثم آمین

درخواستِ دعا

خاکسار کی پھوپھی زاد ہمشیرہ سیدہ امۃ القیوم دختر سید صدیق احمد صاحب مرحوم بمقام معین الدین پور ضلع گجرات بوجہ ٹائیفائڈ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اس وقت کچھ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(سید طاہر محمود ساجد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۲۹

میں راج بی بی بیوہ میاں عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے: (۱) حق مہر وصول شدہ مبلغ -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: راج بی بی بیوہ میاں عبدالکریم صاحب ۳۸ ملت کالونی راولپنڈی۔ گواہ شد: راجہ بشیر احمد ولد میاں عبدالکریم صاحب مرحوم راولپنڈی گواہ شد: ایم غلام احمد دارالرحمت غربی ربوہ حال راولپنڈی

مسل نمبر ۲۳۱۳۰

میں عائشہ بیگم زوجہ رحمت علی صاحب ٹھیکیدار قوم تیلی پیار پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۲-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بیگم زوجہ رحمت علی صاحب ٹھیکیدار دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: محمود احمد شمیم ولد شریف احمد صاحب دارالعلوم ربوہ۔ گواہ شد: یعقوب احمد ولد محمد شریف احمد صاحب دارالعلوم ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۳۱

میں چوہدری عبدالستار ولد چوہدری عطا محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی ۲ کنال چک ۹۶ گ ب قیمت تقریباً -/۲۰۰۰ روپے (۲) کچے مکان واقع چک ۹۶ گ ب۔ اس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے۔ میرے حصہ کی قیمت اندازاً -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری عبدالستار چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد: علی محمد ولد عبداللہ صاحب چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور گواہ شد: عبدالکریم ولد پیر محمد صاحب چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۳۱۳۲

میں حباب جان بیوہ حمید اللہ خان صاحب قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن بیٹی (ٹوپی) ضلع مردان حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے۔ حق مہر کے عوض میرے پاس ایک مکان واقع بیٹی (ٹوپی) ضلع مردان مالیتی اندازاً مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حباب جان بیوہ حمید اللہ خان صاحب مرحوم مکان ۵ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد: عطاء اللہ ایم اے قائمقام صدر دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد: احمد جان پسر موصیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۳۳

میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد شاہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۲-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیدہ بیگم زوجہ محمد شاہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: محمد شاہ کارک (خاوند موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد: ظہور احمد ولد رحیم بخش صاحب دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۳۴

میں روبینہ مرزا بنت مرزا عبدالسمیع صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدیہ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۵ ماشہ مالیتی -/۲۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: روبینہ مرزا بنت مرزا عبدالسمیع صاحب ۱۹/۲۲ بیت الکریم دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد: مرزا عبدالسمیع (والد موصیہ) صدر موصیان دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: عطاء اللہ خان موصی نمبر ۹۲۰۹ سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۰۸۶

میں محمودہ آصفہ زوجہ محمد صفدر خان صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۰/A گلبرگ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲/۲ ۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۱۱ تولہ ۳ ماشے ۵ رتی مالیتی -/۵۶۰۰ روپے (۲) حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: محمودہ آصفہ زوجہ محمد صفدر خان صاحب ۱۲۰/A گلبرگ کالونی لائلپور۔ گواہ شد: غلام مصطفیٰ ولد رحیم بخش صاحب زعیم انصار اللہ گلبرگ ۱۲۰/A لائلپور۔ گواہ شد: غلام دستگیر ولد غلام علی خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور۔

درخواست دعا

میرے بہنوئی جناب عبدالکریم صاحب کوثر پندرہ روز سے ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اشرف محلہ دارالبرکات۔ ربوہ)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

براہ کرم بجٹ اور وصولی کا موازنہ کریں۔ کمی ہو تو عشرہ وصولی (یکم تا ۱۰ رجون) کے دوران اس کو پورا فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

سالِ رواں کا ۱/۳ حصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک وقفِ جدید کی وصولی کُل بجٹ کا ۱/۶ ہے یعنی موجودہ رفتار آمد متوقع رفتار سے نصف ہے۔

ہمیں احساس ہے کہ موجودہ پریشان کُن اور اُکھڑے اُکھڑے حالات کے پیشِ نظر اکثر شہری اور قصباتی جماعتوں کو بہت سی عملی دشواریاں درپیش ہیں لیکن ساتھ ہی اس تاریخی حقیقت کی طرف بھی نظر جاتی ہے کہ کبھی کوئی روک اور کوئی مشکل جماعت کے قدم سُست نہیں کر سکی۔ یہ وہ جماعت ہے جس پر قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق بڑی شان کے ساتھ ہوتا ہے ویؤثرون علیٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ کہ یہ لوگ تنگی کے باوجود دینی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ موجودہ دَور میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ مخلص جماعت پوری قوت اور شان کے ساتھ اس آیت کی مصداق ثابت ہوگی اور عہدیدارانِ جماعت غیر معمولی محنت اور کوشش سے کام کر کے گذشتہ کمی کو پورا فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ارضِ بلال میں ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا زرّیں موقع

مُلکی اخبارات کی اشاعت مورخہ ۱۳؍اپریل ۱۹۷۷ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:-

"حکومتِ پاکستان نے ایسے ڈاکٹروں کے بیرونِ ملک جانے پر پابندی ختم کر دی ہے جنہوں نے نیشنل سروس کے تحت مسلح افواج میں خدمت انجام دی ہو۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ایسے ڈاکٹروں کو بلا روک ٹوک نو ابجیکشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔"

لہٰذا ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جو یہ لازمی سروس سرانجام دے چکے ہیں ارضِ بلال کے باشندگان کی خدمت کے لئے اپنی خدمات اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے حسناتِ دارین حاصل کریں۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے ماتحت عرصہ سات سال سے مختلف قومیتوں کے مخلص ڈاکٹر صاحبان مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون اور گیمبیا کے طبّی مراکز میں ارضِ بلال کے باشندگان کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان ڈاکٹر صاحبان کو ریلیو کرنے کے لئے نیز مزید طبّی مراکز کے اجراء کے لئے مجلس نصرت جہاں کو درجنوں مخلص ڈاکٹروں کی ضرورت ہے سلسلہ کا درد رکھنے والے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ جلد اپنی خدمات امام ہمام کے حضور پیش فرمائیں۔ ہم خرما وہم ثواب۔

تفصیلی معلومات کے لئے دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

اِعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم منیر احمد حال ٹوکیو جاپان کا نکاح عزیزہ امۃ المومن بنت مکرم مبارک احمد صاحب نعیم دارالصدر ربوہ سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۶؍ماہِ ہجرت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۶؍مئی ۱۹۷۷ء بروز سوموار مسجد احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

عزیز منیر احمد محترم ملک مولا بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی مرحوم آف کوہ مری کا نواسہ ہے اور عزیزہ امۃ المومن محترم حاجی محمد الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار ملک بشارت احمد واقفِ زندگی فیکٹری ایریا ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کے قیام کے لئے مہمان خانہ تعمیر ہو رہا ہے۔ ۷؍مئی تک اس میں کُل آمد ۱,۵۹,۴۲۱ـــ۸۲ ہوئی ہے۔ خرچ سوا دو لاکھ روپے سے زائد ہو چکا ہے اور ابھی اَور ہونا ہے۔ تمام صاحبِ حیثیت بہنوں اور لجنات کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مد میں جلد از جلد حصہ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ روپے کی کمی کے باعث کام بند کرنا پڑے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ اپنا چندہ براہِ راست دفتر لجنہ کو بھجوا سکتی ہیں۔ جہاں لجنات قائم ہیں وہ اس چندہ کی وصولی کا بہتر انتظام کریں۔ اس میں چندہ دے کر آپ سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کریں گی اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں زیادہ سہولت کے ساتھ رہائش اختیار کریں گی۔

ضروری اطلاع ـ نیلامِ عام

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ جات کا شکستہ سامان مورخہ ۲۲؍مئی ۱۹۷۷ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نیلامِ عام کیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے احباب تشریف لائیں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ سامان دفتر میں دفتری اوقات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

سامان میں بائیسکل، کُرسیاں، فوارے، موٹر بجلی اور دودھ والے ڈرم شامل ہیں۔

(ناظم جائیداد)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ ہجرت/مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ خدام سے اس کا بھرپور مطالعہ کرائیں اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیز نصیر احمد سلمہٗ پروپرائٹر نصرت کلاتھ سٹور ربوہ کو مورخہ ۱۳؍مئی بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک و صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ظفر احمد تجویز فرمایا ہے۔

(بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ)

ماہنامہ
خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلّہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴